(قال اللہ تعالیٰ) يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ (الآیۃ)

راہ ہدایت

تالیف

شیخ الحدیث امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

ناشر

مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

(قال اللہ تعالیٰ) یخلق ما یشاء ویختار ما کان لہم الخیرۃ (الآیۃ)

(وقال علیہ السلام) واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ (الحدیث)

اُسی سے مانگ جو کچھ مانگنا ہوئے اکبر   یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد

ہدایۃ المرتاب الیٰ طریق الصواب

فی تحقیق

ان المعجزۃ والکرامۃ فعل اللہ تعالیٰ وان المعجزات والکرامات علی القول الصحیح اُمور غیر عادیۃ ولہا اسباب خفیۃ وان اللہ تعالیٰ ہو المختار لما یشاء وھو المتصرف فیما فوق الاسباب

الموسوم بہ

راہ ہدایت

جس میں بڑی تحقیق اور جستجو و عرق ریزی سے قرآن کریم صحیح احادیث اور آئمہ اہل السنت والجماعت کی معتبر اور مستند عبارات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ معجزہ اور کرامت اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے جو نبی اور ولی کے ہاتھ پر صادر ہوتا ہے ان کا اس کے صادر کرنے میں کوئی دخل نہیں ہوتا اور نیز یہ کہ معجزات اور کرامات علی الصحیح اُمور غیر عادیہ اور ان کیلئے اسباب خفیہ ہیں اور یہ کہ مافوق الاسباب طریق پر مختار کل اور متصرف فی الامور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور نیز فالمدبرات امرا کی احسن طریق پر تفسیر کر دی گئی ہے اور معجزات و کرامات اور مافوق الاسباب تصرفات کے سلسلہ میں فریق مخالف کے جملہ پیش کردہ استدلالات کے مسکت جوابات دے دیئے گئے ہیں اور حضرت مرشدنا و مولانا حسین علیؒ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ پر بلغۃ الحیران کی ایک عبارت کے پیش نظر فریق مخالف کی طرف سے جو اعتراض کیا گیا ہے اس کا دندان شکن جواب بھی دیا گیا ہے جو صرف اسی کتاب میں آپ کو ملے گا۔ علاوہ ازیں متعدد ابحاث اس میں مذکور ہیں جو بس دیکھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیلؐ

احقر الناس... ابو الزاہد محمد سرفراز خان صفدر

۱۱ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ - ۲۵ - ستمبر ۱۹۵۸ء - یوم الخمیس

طبع ششم ۵ .... فروری ۲۰۰۵ء

نام کتاب .... راہ ہدایت

مؤلف .... امام اہل سنت شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دام مجدھم

مطبع .... مکی مدنی پرنٹرز لاہور

تعداد .... گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت .... ۴۸/- (اڑتالیس روپے)

ناشر .... مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

﴿ملنے کے پتے﴾

☆ ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ☆ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ مکتبہ حلیمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ☆ مکتبہ حقانیہ ملتان

☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار ☆ مکتبہ مجیدیہ ملتان

☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی ☆ اسلامی کتب خانہ اڈا گامی ایبٹ آباد

☆ مکتبہ العارفی فیصل آباد ☆ مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

☆ مکتبہ رشیدیہ حسن مارکیٹ نیو روڈ مینگورہ ☆ دار الکتاب عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ نعمانیہ کبیر مارکیٹ لکی مروت ☆ مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ مکتبہ قاسمیہ جمشید روڈ نزد جامع مسجد بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ عقب فائر بریگیڈ اردو بازار گوجرانوالہ

☆ کتاب گھر شاہ جی مارکیٹ گکھڑ ☆ مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک

فہرست مضامین

ہوا کرتے تا کہ ملائکہ کے مدبر اور متصرف ہونے سے انبیاء کرام اور اولیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کے متصرف اور مدبر ہونے پر استدلال کیا جا سکے۔ اس مقام پر تو ایسی نص جو قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہو درکار ہے اور مؤلف نور ہدایت کا اس آیت کو اپنے اس بے بنیاد مدعیٰ پر پیش کرنا باطل ہے اور صحیح دلیل کا پیش کرنا ان کے بس کا روگ نہیں ہے اور تا قیامت اس کا اثبات ان سے ممکن نہیں ہے طبع آزمائی شرط ہے۔

وثانیاً مؤلف مذکور کا اس آیت کو اپنے مدعیٰ کے لیے قطعی الثبوت دلیل کہنا علم اور دیانت کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہے کیونکہ قطعی الدلالت وہ دلیل ہوتی ہے جس میں کوئی اور احتمال پیدا نہ ہو سکتا ہو بجائے اس کے کہ ہم اس پر متعدد حوالجات نقل کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم جآء الحق کا حوالہ ہی عرض کر دیں جس پر مؤلف نور ہدایت وغیرہ کے درس و خطابت کے دلائل کا مدار ہے۔ چنانچہ مفتی احمد یار خان صاحب فریق ثانی سے مطالبہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں
"کہ وہ آیت قطعی الدلالت ہو جس کے معنیٰ میں چند احتمال نہ نکل سکتے ہوں اور حدیث ہو تو متواتر ہو۔ انتہیٰ بلفظہٖ (جاء الحق ص۴۲)

یہ عبارت اس امر کی واضح دلیل ہے کہ قطعی الدلالت وہ دلیل ہوتی ہے جس میں کوئی اور احتمال نہ پیدا ہو سکتا ہو اور فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا کی آیت ملائکہ کے امور الٰہیہ میں متصرف اور مدبر ہونے میں ہرگز قطعی الدلالت نہیں ہے کیونکہ اس آیت کی تفسیر میں اور احتمالات بھی موجود ہیں اور صرف امکان ہی نہیں بلکہ وہ تفسیریں مفسرین کرامؒ نے کی بھی ہیں چونکہ مؤلف نور ہدایت نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی تفسیر کو نقل کر کے مغالطہ آفرینی سے کام لیا ہے اس لیے ہم بھی دوسری معتمد اور مستند تفاسیر سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف حضرت شاہ صاحبؒ کی تفسیر نقل کر دینے پر اکتفا کرتے ہیں اور محض بطور تائید کے حضرت قاضی ثناء اللہ صاحبؒ کا ایک مختصر حوالہ بھی ساتھ ہی عرض کر دیتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ لکھتے ہیں کہ۔

و درین جا باید دانست کہ مفسرین را در تعیین ماصدق ایں صفات پنجگانہ کہ در مطلع ایں سورہ مذکور اند اختلاف بسیار	اور اس مقام پر جاننا چاہیے کہ مفسرین کرامؒ کا ان پانچ صفات (وَالنّٰزِعٰتِ سے لے کر فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا تک) کے مصداق کی تعیین میں

است۔ بعضے بریک چیز حمل کنند و بعضے بر چیز ہائے مناسب کہ باہم تعلق دارند و در یک کار مصروف اند و بعضے بر چیز ہائے متفرق الخ (تفسیر عزیزی پارہ عم ص۲۸)	جو اس سورت کی ابتدا میں وارد ہیں بہت اختلاف واقع ہوا ہے بعض ان کو ایک چیز پر حمل کرتے ہیں اور بعض دیگر ان کو ایسی اشیاء پر حمل کرتے ہیں جن کا باہم تعلق ہے اور وہ ایک کام میں مصروف ہیں اور ایک گروہ ان کو متفرق چیزوں پر بھی محمول کرتا ہے۔

اس سے صاف طور پر یہ بات آشکارا ہو جاتی ہے کہ وَالنّٰزِعٰتِ سے لے کر فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا تک کی پنجگانہ صفات کے تعین میں مفسرین کرامؒ کا اتفاق نہیں ہے ایک گروہ ان کا مصداق کچھ بتلاتا ہے اور دوسرا کچھ اور اتنے احتمالات کے ہوتے ہوئے اس کو قطعی الدلالت دلیل بنانا کس قدر شرم کی بات ہے اور کسی طرح علم و تحقیق کی روشن جبین پر بدنما داغ ہے۔

پھر آگے حضرت شاہ صاحبؒ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا کی سات تفسیریں نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ پہلی تفسیر اس آیت کریمہ کی وہ صوفیاء کرام سے یوں نقل کرتے ہیں کہ۔

کہ مراد از مُدَبِّرٰتِ اَمْرًا مصنفین کتب و واضعین قواعد و تاصیل کنندگان اصول و تفریع کنندگان فروع (ص۲۸، ۲۹)	مُدَبِّرٰتِ اَمْرًا سے کتابوں کے مصنف اور وہ حضرات مراد ہیں جو قواعد و اصول کی بنیاد وضع اور مقرر کر کے ان پر فروع کو محمول کرتے ہیں۔

اور تیسری تفسیر اصحاب جہاد و قتال سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ۔

و مُدَبِّرٰتِ اَمْرًا پادشاہان و امیران کہ کار جنگ بحسن تدبیر و صلاح ایشاں سرانجام مے پذیرد و کوچ و مقام و حرکت و سکون بطور ایشاں می باشد (ص۲۹)	مُدَبِّرٰتِ اَمْرًا سے بادشاہ اور ایسے فوجی افسر مراد ہیں کہ جن کی عمدہ تدبیر اور اصلاح سے جنگی امور انجام پذیر ہوتے ہیں اور ان کے حکم سے کوچ و مقام اور حرکت و سکون کا تحقق ہوتا ہے۔

اور چوتھی تفسیر اہل نجوم سے نقل کرتے ہوئے اس طرح ارقام فرماتے ہیں کہ۔

بسبب اختلاف اوضاعی کہ در آں حالات ایشاں را حاصل میشود تدبیر عالم می کنند و ہر	کہ مُدَبِّرٰتِ اَمْرًا سے ستارے مراد ہیں کہ ان اختلافاتِ اوضاع کی وجہ سے جو ان کو حاصل ہوتے

کوکب وامورے کہ متعلق باں کوکب است دخل دارد والتصالات والانصرافات وتبدیل فصول واوقات ومعرفت کائنات سفلی و حوادث آئندہ ازآنہا دریافتہ می شود (ص ۲۹)	ہیں وہ تدبیر عالم کرتے ہیں اور ہر ایک ستارے کا ان امور میں دخل ہوتا ہے جو اس سے متعلق رہتے ہیں اور اتصالات وانصرافات اور تبدیل فصول اور اوقات اور کائنات سفلی اور آنے والے حوادث کی معرفت ان سے حاصل ہوتی ہے۔

اور پانچویں تفسیر وعاظ اور مذکریں سے مُدَبِّرَاتِ اَمْرًا کی یوں نقل کی ہے۔

وامر سوال وجواب وعذاب وتنعیم قبر را تدبیر مے کنند (ص ۲۹)	کہ مُدَبِّرَاتِ اَمْرًا سے وہ فرشتے مراد ہیں جو سوال وجواب اور عذاب وتنعیم قبر کی تدبیر کرتے ہیں۔

اور چھٹی وہی بیان فرمائی جو مؤلفِ نور ہدایت نے ص ۴۹ میں ملائکہ عظام مثل جبرئیل ؑ الخ سے نقل کی ہے اور ساتویں تفسیر بعض سے ان الفاظ کے ساتھ زیب قلم فرمائی ہے کہ

کہ مراد از مُدَبِّرَاتِ اَمْرًا ارباب عقل وحکمت کہ در ہر باب بقوت عقل تدبیر می برآرند وحیلہ برائے کارہا بستہ پدید می آرند (ص ۳۰)	اور بعض فرماتے ہیں کہ مُدَبِّرَاتِ اَمْرًا سے ارباب عقل وحکمت مراد ہیں کہ ہر باب میں وہ اپنی قوت عقل کے ساتھ تدبیر کرنے اور مشکل اور بستہ کاموں سے عہدہ برآ ہونے کی تدبیر وحیلہ تلاش کرتے ہیں۔

حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ اس آیت کی مختلف اور متعدد تفاسیر نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ۔

وذکر فی تاویل ھذہ الآیۃ وجوہ اُخر الخ (تفسیر مظہری ج ۱ ص ۱۸۷)	اس آیت کی تفسیر میں اور کئی توجیہات ذکر کی گئی ہیں۔

تعجب ہے کہ مؤلفِ نور ہدایت اس آیت کریمہ کی اتنی تفاسیر اور اتنے احتمالات کے ہوتے ہوئے بھی اس کو اپنے مدعیٰ پر قطعی الدلالت دلیل قرار دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ ہمارے مدعا پر قطعی الدلالت ہے (نور ہدایت ص ۴۹) کتنے افسوس کا مقام ہے کہ مؤلف مذکور کس طرح دیدہ دلیری کرتے ہوئے اس آیت سے ملائکہ عظام کا مدبر اور متصرف ہونا ثابت کرتے ہیں اور اس آیت کو اپنے باطل مدعا پر صرف پیش ہی نہیں کرتے بلکہ اس کو قطعی الدلالت کہتے ہیں۔ شاید کہ ان کے نزدیک یہ صحیح علمی اصطلاحات ہی کسی اور سانچے میں ڈھل چکی ہوں وثالثًا مؤلف مذکور کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عالم اسباب کے تحت مدبّر اور متصرف ہونے کا مسئلہ محل نزاع نہیں ہے جھگڑا صرف اس امر میں ہے کہ کیا ملائکہ عظام اور انبیاء کرام اور اولیاء الرحمٰن علیہم الصلوٰۃ والسلام مافوق الاسباب طور پر مدبّر اور متصرف ہیں یا نہیں؟ اس آیتِ مذکورہ میں جس تدبیر اور تصرف کا (ایک تفسیر اور احتمال کے رُو) ثبوت ملتا ہے وہ صرف عالم اسباب کی تدبیر ہے اس سے مافوق الاسباب تصرف اور تدبیر ہرگز مراد نہیں ہے جو مؤلف نور ہدایت کا مدعیٰ ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم مختلف کتب سے اس کے ثبوت پر حوالے عرض کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان کے اعلحضرت مولوی احمد رضا خان صاحب بریلی کا حوالہ ہی عرض کر دیں تاکہ اس مسئلہ پر رجسٹری ہو جائے اور مؤلف مذکور کو راہِ فرار میسّر نہ آسکے۔ ماننا یا نہ ماننا تو قسمت کی بات ہے اور ہدایت دینا تو صرف مالک الملک اور مدبّر کائنات اور متصرف فی الامور کا کام ہے اس میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں ہے۔ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ۔

حوالہ ملاحظہ ہو۔

مسئلہ ۳۵۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور ہوگا بوساطت فرشتگان اور سیارگان وعقول عشرہ ہی ہو رہا ہے یا ہر آن میں بلا توسل ان سب کے خود حاکم حقیقی نظم ونسخ فرماتا ہے بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا الجواب۔ اللہ اکبر حاکم حقیقی عزّ جلالہ پاک ہے اس سے کہ کسی سے توسل کرے وہی اکیلا حاکم اکیلا خالق اکیلا مدبّر ہے سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس نے عالم اسباب میں ملائکہ کو تدابیر امور پہ مقرر فرمایا ہے قَالَ تَعَالٰی فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا الخ بلفظہٖ

(احکام شریعت حصہ سوم ص ۱۶۴)

مؤلفِ "نور ہدایت" اپنے اعلحضرت کی اس عبارت کو بار بار اور ٹھنڈے دل